دسویں معصوم

آٹھویں امام

حضرت علی رضا علیہ السلام

کی چالیس حدیث

دسویں معصوم

آٹھویں امام

حضرت علی رضا علیہ السلام

نام :---- علیؑ

شہور لقب: — رضا :

باپ :---- امام موسیٰ کاظمؑ

ماں :---- نجمہ خاتون

تاریخ ولادت: — ۱۱ ذی قعدہ ،----سن ولادت :-- ۱۴۸ : ھ ق

جائے ولادت: — مدینہ منورہ ،

تاریخ شہادت :— آخر صفر ، ----سن شہادت --- ۲۰۳ ھ ، ق ،

عمر :---- ۵۵ سال .

سبب شہادت : مامون کے حکم سے زہر دیا گیا ۔ اور سنا باد نوقان (آجکل مشہد کا ایک محلہ ہے) میں شہید ہوئے ۔

قبر مبارک :--- مشہد مقدس:

دوران زندگی :— اسکو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ، ۱ ۔ قبل از امامت ۳۵ سال (۱۴۸ سے ۱۸۳ ھ ق تک) ۲ ۔ بعد از امامت ۱۷ سال مدینہ میں ، ۳ ۔ بعد از امامت تین سال خراسان میں جو حضرتؑ کی سیاسی زندگی کا حساس ترین دور تھا ۔ ، امام رضاؑ کے صرف ایک فرزند امام محمد تقیؑ تھے جو باپؑ کی شہادت کے وقت صرف سات سال کے تھے ۔

اربعون حديثاً

عن الامام علي الرضا عليه السلام

١.مَنْ شَبَّهَ اللّهَ بِخَلْقِهِ فَهُوَ مُشْرِكٌ ، وَمَنْ نَسَبَ اِلَيْهِ ما نَهىٰ عَنْهُ فَهُوَ كافِرٌ.
(وسائل الشيعة ج ١٨ ص٥٥٧)

٢-إنَّ ألايمانَ أفْضَلُ مِنَ ألإسْلامِ بِدَرَجَةٍ، وَالتَّقْوىٰ أفْضَلُ مِنَ ألإيمانِ بِدَرَجَةٍ، وَالْيَقِينُ أفْضَلُ مِنَ ألإيمانِ بِدَرَجَةٍ، وَلَمْ يُعْطَ بَنُوآدَمَ أفْضَلَ مِنَ الْيَقِينِ.
(بحارالانوار ج ٧٨ ص ٣٣٨)

٣- ألإيمانُ أرْبَعَةُ أرْكانٍ: اَلتَّوَكُّلُ عَلَى اللّهِ. وَالرِّضا بِقَضاءِ اللّهِ، وَالتَّسْلِيمُ لأَمْرِاللّهِ، وَالتَّفْوِيضُ إلَى اللّهِ.
(بحارالانوار ج ٧٨ ص ٣٣٨)

٤. وَألإيمانُ اَداءُ الْفَرائِضِ وَاجْتِنابُ الْمَحارِمِ. وَألإيمانُ هُوَمَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَإقْرارٌ بِاللِّسانِ وَعَمَلٌ بِالأَرْكانِ.
(تحف العقول ص ٤٢٢)

امام علی رضاؑ کی چالیس حدیث

۱۔ جوخدا کی تشبیہ اس کی مخلوق سے دے وہ مشرک ہے اور جو خدا کی طرف ان چیزوں کی نسبت دے جن کی ممانعت کی گئی ہے وہ کافر ہے ۔

"وسائل الشیعہ، ج ۱۸،ص ۵۵۷"

۲۔ ایمان اسلام سے ایک درجہ افضل ہے، اور تقویٰ ایمان سے ایک درجہ افضل ہے، اور یقین ایمان سے ایک درجہ افضل ہے، اور بنی آدم کو یقین سے افضل کوئی چیز نہیں دی گئی ۔

بحار، ج ۷۸، ص ۳۳۸

۳۔ ایمان کے چار رکن ہیں۔ ۱۔ خدا پر بھروسہ، ۲۔ قضا (وقدر) الٰہی پر راضی رہنا، ۳۔ امر الٰہی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا، ۴۔ (تمام امور کو) خدا کے سپرد کر دینا ۔

"بحار، ج ۷۸، ص ۳۳۸"

۴۔ ایمان فرائض کی ادائیگی اور محرّمات سے اجتناب کا نام ہے، ایمان زبان سے اقرار کرنے، دل سے پہچاننے اعضاء و جوارح سے عمل کرنے کو کہتے ہیں ۔

"تحف العقول، ص ۴۲۲"

٥-ذَكَرَالرِّضا(ع) يَوْماً الْقُرْآنَ فَعَظَّمَ الْحُجَّةَ فيهِ وَالآيَةَ الْمُعْجِزَةَ في نَظْمِهِ، فَقالَ: هُوَ حَبْلُ اللّهِ الْمَتينُ، وَعُرْوَتُهُ الْوُثْقىٰ، وَطريقَتُهُ الْمُثْلىٰ، الْمُؤَدّي اِلَى الْجَنَّةِ، وَالْمُنْجي مِنَ النّارِ، لايَخلق مِنَ الأَزْمِنَةِ، وَلايَغثّ عَلى الأَلْسِنَةِ، لِاَنَّهُ لَمْ يُجْعَلْ لِزَمانٍ دُونَ زَمانٍ، بَلْ جُعِلَ دَليلَ الْبُرْهانِ، وَحُجَّةً عَلىٰ كُلِّ اِنْسانٍ، لايَأْتِيهِ الْباطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، وَلامِنْ خَلْفِهِ تَنْزيلٌ مِنْ حَكيمٍ حَميدٍ.

(بحارالانوار ج ٩٢ص ١٤)

٦- قُلْتُ لِلرِّضا عَلَيْهِ السَّلامُ: ما تَقُولُ فِي الْقُرْآنِ؟ فَقالَ كَلامُ اللّهِ لاتَتَجاوَزُوهُ، وَلا تَطْلُبُوا الْهُدىٰ في غَيْرِهِ فَتَضِلُّوا. (بحارالانوار ج ٩٢ ص ١١٧)

٧- اِنَّ الاِمامَةَ زِمامُ الدّينِ، وَنِظامُ الْمُسْلِمينَ، وَصَلاحُ الدُّنْيا، وَعِزُّ الْمُؤْمِنين، اِنَّ الاِمامَةَ اُسُّ الاِسْلامِ النّامي، وَفَرْعُهُ السّامي، بِالاِمامِ تَمامُ الصَّلاةِ وَالزَّكوةِ وَالصِّيامِ وَالْحَجِّ وَالْجِهادِ، وَتَوْفيرُ الْفَيْءِ، وَالصَّدَقاتِ، وَاِمْضاءُ الْحُدودِ وَالأَحْكامِ، وَمَنْعُ الثُّغُورِ وَالأَطْرافِ. (اصول الكافى ج ١ ص ٢٠٠)

٨- «... في اَعْمالِ السُّلْطانِ»...: اَلدُّخُولُ في اَعْمالِهِمْ، وَالْعَوْنُ لَهُمْ وَالسَّعْيُ في حَوائِجِهِمْ عَديلُ الْكُفْرِ، وَالنَّظَرُ اِلَيْهِمْ عَلَى الْعَمْدِ مِنَ الْكَبائِرِ الَّتي يُسْتَحَقُّ بِهِ [بِها] النّارُ. (بحارالانوار ج ٧٥ ص ٣٧٤)

٩- رَحِمَ اللّهُ عَبْداً اَحْيا اَمْرَنا (قُلْتُ): وَكَيْفَ يُحْيي اَمْرَكُمْ؟ قالَ: يَتَعَلَّمُ عُلُومَنا، وَيُعَلِّمُها النّاسَ. (وسائل الشيعة ج ١٨ ص ١٠٢)

۵۔ ایک دن امام رضاؑ نے قرآن کا ذکر کرتے ہوئے اس کی حجت وعظمت اور فوق العادہ آیتوں کے نظم کے اعجاز کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: قرآن خدا کی مضبوط رسی ہے اور اٹوٹ ومحکم رسن ہے اور خدا کا وہ مثالی راستہ ہے جو جنّت تک پہونچانے والا اور دوزخ سے بچانے والا ہے، امتدادِ زمانہ سے پرانا نہیں ہوتا، کثرت تلاوت سے اس کی قیمت کم نہیں ہوتی کیونکہ وہ کسی مخصوص زمانہ کیلئے نازل نہیں کیا گیا ہے بلکہ بہ عنوان دلیل وبرہان ہر انسان کیلئے قرار دیا گیا ہے، باطل کا گزر نہ اس کے آگے سے ہے نہ پیچھے سے ہے وہ اس کو "خدائے حکیم وحمید کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ "بحار، ج ۹۲، ص ۱۴"

۶۔ ریان کہتے ہیں: میں نے امام رضاؑ سے عرض کیا: آپؑ قرآن کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: وہ خدا کا کلام ہے اس (کے حدود قانون) سے آگے نہ بڑھو اور غیر قرآن سے ہدایت طلب نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤگے۔ "بحار، ج ۹۲، ص ۱۱۷"

۷۔ امامت دین کی مہار، مسلمانوں کا نظام، صلاح دنیا اور مومنین کی عزت ہے، ترقی کرنے والے اسلام کی بنیاد، اس کی بلند شاخ ہے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، جہاد کا کمال امام (پر موقوف) ہے، مال غنیمت کی زیادتی، صدقات، احکام وحدود کا اجرا، سرحدوں اور اطراف کی حفاظت امام ہی سے ہوتی ہے، "اصول کافی، ج ۱، ص ۲۰۰"

۸۔ ظالم حکّام کے کاموں میں داخل ہونا، ان کی مدد کرنا، ان کی حاجتوں کیلئے کوشش کرنا کفر کے برابر ہے، ان کی طرف جان بوجھ کر نظر رکھنا ان گناہان کبیرہ میں داخل ہے جس پر آدمی مستحق جہنّم ہوتا ہے۔ "بحار، ج ۷۵، ص ۳۷۴"

۹۔ خدا اس پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ کرے، (راوی نے کہا) آپؑ کے امور کو کیونکر زندہ کرے؟ فرمایا: ہمارے علوم کو سیکھ کر لوگوں کو سکھائے۔ "وسائل الشیعہ، ج ۱۸، ص ۱۰۲"

١٠-لا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِناً حَتّى يَكُونَ فيهِ ثَلاثُ خِصالٍ: سُنَّةٌ مِنْ رَبِّهِ وَسُنَّةٌ مِنْ نَبِيِّهِ، وَسُنَّةٌ مِنْ وَلِيِّهِ، فَأَمَّا السُّنَّةُ مِنْ رَبِّهِ فَكِتْمانُ سِرِّهِ، قالَ اللّهُ عَزَّوَجَلَّ: «عالِمُ الْغَيْبِ فَلا يُظْهِرُ عَلى غَيْبِهِ أَحَداً * إِلّا مَنِ ارْتَضى مِنْ رَسُولٍ» وَاَمَّا السُّنَّةُ مِنْ نَبِيِّهِ فَمُداراةُ النّاسِ فَإِنَّ اللّهَ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِمُداراةِ النّاسِ، فَقالَ: «خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ» وَأَمَّا السُّنَّةُ مِنْ وَلِيِّهِ فَالصَّبْرُ فِي الْبَأْساءِ وَالضَّرّاءِ.
(اصول الكافى ج ٢ ص ٢٤١)

١١- لايَتِمُّ عَقْلُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ حَتّى تَكُونَ فيهِ عَشْرُ خِصالٍ: اَلْخَيْرُ مِنْهُ مَأْمُولٌ وَالشَّرُّ مِنْهُ مَأْمُونٌ، يَسْتَكْثِرُ قَليلَ الْخَيْرِ مِنْ غَيْرِهِ، وَيَسْتَقِلُّ كَثيرَ الْخَيْرِ مِنْ نَفْسِهِ، لايَسْأَمُ مِنْ طَلَبِ الْحَوائِجِ إِلَيْهِ، وَلايَمَلُّ مِنْ طَلَبِ الْعِلْمِ طُولَ دَهْرِهِ، اَلْفَقْرُ فِي اللّهِ اَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الْغِنى، وَالذُّلُّ فِي اللّهِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنَ الْعِزِّ فِي عَدُوِّهِ، وَالْخُمُولُ أَشْهى اِلَيْهِ مِنَ الشُّهْرَةِ، ثُمَّ قالَ عليه السلام: اَلْعاشِرَةُ وَمَا الْعاشِرَةُ، قيلَ لَهُ: ما هِيَ؟ قالَ عليه السلام: لايَرى اَحَداً اِلّا قالَ: هُوَخَيْرٌ مِنّي وَاَتْقى.
(بحارالانوار ج ٧٨ ص ٣٣٦)

١٢-مَنْ حاسَبَ نَفْسَهُ رَبِحَ، وَمَنْ غَفَلَ عَنْها خَسِرَ، وَمَنْ خافَ أَمِنَ، وَمَنِ اعْتَبَرَ أَبْصَرَ، وَمَنْ اَبْصَرَ فَهِمَ، وَمَنْ فَهِمَ عَلِمَ.
(بحارالانوار ج ٧٨ ص ٣٥٢)

١٣-وَسُئِلَ عَنْ خِيارِ الْعِبادِ، فَقالَ(ع): اَلَّذينَ اِذا اَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا وَاِذا اَساءوا اسْتَغْفَرُوا؛ وَاِذا اُعْطُوا شَكَرُوا، وَاِذا ابْتُلُوا صَبَرُوا، وَاِذا غَضِبُوا عَفَوا.
(تحف العقول ص ٤٤٥)

۱۰۔ مومن میں جب تک تین خصلتیں نہ ہوں وہ حقیقی مومن نہیں ہے اور وہ یہ ہیں، ۱۔ خدا کی سنّت (پر عامل ہو) ۲۔ سنّت رسولؐ (پر عامل ہو) ۳۔ سنّت امام (پر عامل ہو)۔ سنت الٰہی تو یہ ہے کہ رازدار ہو چنانچہ ارشاد باری ہے: (خدا) عالم الغیب ہے اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے اس رسولؐ کے جو اسکا پسندیدہ ہو "سورہ جن آیت ۲۷، پ۲۹" اور سنت رسولؐ یہ ہے کہ لوگوں کے ساتھ خوش رفتاری سے پیش آئے کیونکہ خدانے اپنے رسولؐ کو حکم دیا ہے: عفو و بخشش کو اپنا پیشہ بنالو اور نیکی کا حکم دو، "آیت ۹۹ سورہ اعراف" اور سنت امام یہ ہے کہ تنگدستی اور پریشانی میں صبر کرتا ہے۔ "اصول کافی، ج ۲، ص ۲۴۱"

۱۱۔ مرد مسلمان میں جب تک دس صفتیں نہ ہوں اس کی عقل کامل نہیں ہوتی، ۱۔ لوگ اس سے خیر کی توقع رکھتے ہوں، ۲۔ اس کے شر سے مامون ہوں، ۳۔ دوسرے کی قلیل نیکی کو بہت سمجھتا ہو، ۴۔ اپنی زیادہ نیکی کو کم سمجھتا ہو، ۵۔ ضرورت مندوں کی کثرت مراجعت سے رنجیدہ نہ ہو، ۶۔ تمام عمر تحصیل علم سے خستہ نہ ہو، ۷۔ راہ خدا میں فقر کو تونگری سے زیادہ دوست رکھتا ہو، ۸۔ خدا کی راہ میں ذلّت، دشمن خدا کی راہ میں عزّت سے زیادہ محبوب ہو، ۹۔ گمنامی اس کو شہرت سے زیادہ پسند ہو، اس کے بعد حضرتؑ نے فرمایا دسویں صفت بھی کیا صفت ہے؟ ایک شخص نے پوچھا: دسویں چیز کیا ہے؟ فرمایا جسکو بھی دیکھے کہے: یہ مجھ سے زیادہ اچھا اور مجھ سے زیادہ تقویٰ والا ہے۔ "بحار، ج ۷۸، ص ۳۳۶"

۱۲۔ جسنے اپنے نفس کا محاسبہ کیا وہ فائدہ میں رہا اور جو اس سے غافل رہا وہ گھاٹے میں رہا، جو خدا سے ڈرا وہ بے خوف رہا، جسنے عبرت حاصل کی وہ بینا ہوا، اور جو بینا ہوا وہی بافہم ہوا اور جو بافہم ہوا وہی عالم ہوا۔ "بحار، ج ۷۸، ص ۳۵۲"

۱۳۔ ایک شخص نے امام رضاؑ سے پوچھا: خدا کے بندوں میں سب سے اچھا کون ہے؟ فرمایا: وہ لوگ کہ جو اچھا کام کرنے پر خوش ہوتے ہیں اور برا کام کرنے پر استغفار کرتے ہیں جب انکو کچھ ملتا ہے تو شکر کرتے ہیں اور جب مبتلائے مصیبت ہوتے ہیں تو صبر کرتے ہیں اور جب غضبناک ہوتے ہیں تو معاف کر دیتے ہیں۔ (تحف العقول، ص ۴۴۵)

١٤... وَ اجْتِنابُ الْكَبائِرِ وَهِيَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّهُ تَعالىٰ. وَالزِّنا وَالسَّرِقَةُ وَشُرْبُ الْخَمْرِ، وَعُقُوقُ الْوالِدَيْنِ، وَ الْفِرارُمِنَ الزَّحْفِ وَأَكْلُ مالِ الْيَتيمِ ظُلْماً، وَأَكْلُ الْمَيْتَةِ وَالدَّمِ وَلَحْمِ الْخِنْزيرِ وَما أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّهِ بِهِ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ، وَأَكْلُ الرِّبوا بَعْدَ الْبَيِّنَةِ، وَالسُّحتِ، وَالْمَيْسِرُ وَالْقِمارُ، وَالْبَخْسُ فِي الْمِكْيالِ وَالْميزانِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَناتِ وَاللِّواطُ، وَشَهادَةُ الزُّورِ وَالْيَأْسُ مِنْ رَوْحِ اللّهِ، وَالأَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللّهِ وَالْقُنُوطُ مِنْ رَحْمَةِ اللّهِ وَمَعُونَةُ الظّالِمينَ وَالرُّكُونُ إِلَيْهِمْ، وَالْيَمينُ الْغَمُوسُ وَحَبْسُ الْحُقُوقِ مِنْ غَيْرِ الْعُسْرَةِ، وَالْكَذِبُ وَالْكِبْرُ، وَالْإِسْرافُ وَالتَّبْذيرُ، وَالْخِيانَةُ، وَالْإِسْتِخْفافُ بِالْحَجِّ، وَالْمُحارَبَةُ لِأَوْلِياءِ اللّهِ تَعالىٰ وَالْإِشْتِغالُ بِالْمَلاهي، وَالْإِصْرارُ عَلَى الذُّنُوبِ.

(عيون اخبار الرضا(ع) ج ٢ ص ١٢٧)

١٥ـ لِلْعُجْبِ دَرَجاتٌ: مِنْها أَنْ يُزَيَّنَ لِلْعَبْدِ سُوءُ عَمَلِهِ فَيَراهُ حَسَناً فَيُعْجِبُهُ وَيَحْسَبُ أَنَّهُ يُحْسِنُ صُنْعاً. وَمِنْها أَنْ يُؤْمِنَ الْعَبْدُ بِرَبِّهِ فَيَمُنَّ عَلَى اللّهِ وَلِلّهِ الْمِنَّةُ عَلَيْهِ فيه.

(بحارالانوار ج ٧٨ ص ٣٣٦)

١٦ـ لَوْلَمْ يُخَوِّفِ اللّهُ النّاسَ بِجَنَّةٍ وَنارٍ لَكانَ الْواجِبُ عَلَيْهِمْ أَنْ يُطيعُوهُ وَلا يَعْصُوهُ لِتَفَضُّلِهِ عَلَيْهِمْ وَإِحْسانِهِ إِلَيْهِمْ، وَمَا بَدَأَهُمْ بِهِ مِنْ إِنْعامِهِ الَّذي ما اسْتَحَقُّوهُ. (بحارالانوار ج ٧١ ص ١٧٤)

۱۴۔ اسلام کے احکام میں سے یہ چیزیں بھی ہیں ، ۱۔ گناہ کبیرہ سے اجتناب مثلاً جس نفس کو خدا نے حرام قرار دیا ہے اسکو قتل کرنا ، ۲۔ زنا سے بچنا ، ۳۔ چوری نہ کرنا ، ۴۔ شراب نہ پینا ، ۵۔ والدین کی نافرمانی نہ کرنا ، ۶۔ جنگ (جہاد) سے بھاگنا (حرام ہے) ۷۔ مال یتیم کا ظلم سے کھانا (حرام ہے) ۸۔ مردار کھانا (حرام ہے) ۹۔ خون پینا (حرام ہے) ۱۰۔ سور کا گوشت کھانا (حرام ہے) ۱۱۔ جو جانور نام خدا لئے بغیر ذبح کئے جائیں ان کا کھانا بغیر ضرورت حرام ہے ۱۲۔ دلیل و برہان کے بعد سود کھانا حرام ہے ، ۱۳۔ حرام (کھانا) ، ۱۴۔ جوا ، پانسہ ، پیمانہ اور ترازو میں کم تولنا ، باعفت عورتوں کو زنا کی تہمت لگانا ، بچوں سے برا فعل کرنا ، جھوٹی گواہی دینا ، رحمت خدا سے مایوس ہونا ، مکر خدا سے بے خوف ہونا ، رحمت الٰہی سے مایوسی ، ظالمین کی مدد ، انکی طرف میلان ، جھوٹی قسم ، کسی عذر کے بغیر دوسروں کے حقوق روک رکھنا ، جھوٹ ، تکبر ، اسراف خرچ میں زیادہ روی ، خیانت ، حج کا استخفاف ، خاصان خدا سے جنگ کرنا ، لہو و لعب میں مشغول رہنا ، گناہوں پر اصرار کرنا یہ سب کے سب حرام ہیں اور اسلام کے منافی ہیں۔

(عیون اخبار رضاؑ ج ۲ ، ص ۱۲۷)

۱۵۔ عُجب (خود پسندی) کے کئی درجے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ انسان کے برے اعمال اتنے مزین ہوں کہ وہ انکو اچھا سمجھے اور اس عمل سے خوش ہو اور گمان کرے کہ اس نے بڑا اچھا عمل کیا ہے ، اور ایک درجہ یہ ہے کہ ایمان کو اپنے خدا پر احسان جتائے حالانکہ اس سلسلہ میں اس پر خدا کا احسان ہے۔ (بحار ، ج ۷۸ ، ص ۳۳۶)

۱۶۔ اگر خداوند عالم لوگوں کو جنّت و نار سے نہ بھی ڈراتا تب بھی اس نے اپنے بندوں پر جو فضل و احسان فرمایا ہے۔ اور جو نعمتیں بغیر کسی استحقاق کے مرحمت فرمائی ہیں ان کا تقاضا یہی ہے کہ بندے اس کی اطاعت کریں اور اسکی نافرمانی نہ کریں۔

(بحار ، ج ۷۱ ، ص ۱۷۴)

١٧-فَإِنْ قَالَ فَلِمَ أُمِرُوا بِالصَّوْمِ؟ قِيلَ: لِكَيْ يَعْرِفُوا أَلَمَ الْجُوعِ وَالْعَطَشِ، فَيَسْتَدِلُّوا عَلىٰ فَقْرِ الْآخِرَةِ، وَلِيَكُونَ الصَّائِمُ خاشِعاً، ذَلِيلاً مُسْتَكِيناً مَأْجُوراً مُحْتَسِباً عارِفاً صابِراً لِما أَصابَهُ مِنَ الْجُوعِ وَالْعَطَشِ، فَيَسْتَوْجِبُ الثَّوابَ. مَعَ ما فِيهِ مِنْ الْإِنْكِسارِ عَنِ الشَّهَواتِ، وَلِيَكُونَ ذٰلِكَ واعِظاً لَهُمْ فِي الْعاجِلِ وَرائِضاً لَهُمْ عَلَى أَداءِ ما كَلَّفَهُمْ وَدَلِيلاً فِي الْآجِلِ، وَلِيَعْرِفُوا شِدَّةَ مَبْلَغِ ذٰلِكَ عَلىٰ أَهْلِ الْفَقْرِ وَالْمَسْكَنَةِ فِي الدُّنْيا، فَيُؤَدُّوا إِلَيْهِمْ ما افْتَرَضَ اللّٰهُ تَعالىٰ لَهُمْ فِي أَمْوالِهِمْ...

(بحارالانوار ج ٩٦ ص ٣٧٠)

١٨-إِنَّما جُعِلَتِ الْجَماعَةُ لِئَلاَّ يَكُونَ الْإِخْلاصُ وَالتَّوْحِيدُ وَالْإِسْلامُ وَالْعِبادَةُ لِلّٰهِ إِلاَّ ظاهِراً مَكْشُوفاً مَشْهُوراً. لِأَنَّ فِي إِظْهارِهِ حُجَّةً عَلىٰ أَهْلِ الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ لِلّٰهِ وَحْدَهُ. وَلِيَكُونَ الْمُنافِقُ وَالْمُسْتَخِفُّ مُؤَدِّياً لِما أَقَرَّبِهِ بِظاهِرِ الْإِسْلامِ وَالْمُراقَبَةِ. وَلِتَكُونَ شَهاداتُ النّاسِ بِالْإِسْلامِ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ جائِزَةً مُمْكِنَةً، مَعَ ما فِيهِ مِنَ الْمُساعَدَةِ عَلىٰ الْبِرِّ وَالتَّقْوىٰ، وَالزَّجْرِ عَنْ كَثِيرٍ مِنْ مَعاصِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

(عيون اخبارالرضا ج ٢ ص ١٠٩) الحياة ج ١ ص ٢٣٣

١٩-إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَ بِثَلاثَةٍ مَقْرُونٍ بِها ثَلاثَةٌ أُخْرىٰ، أَمَرَ بِالصَّلاةِ وَالزَّكٰوةِ، فَمَنْ صَلّٰى وَلَمْ يُزَكِّ لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ صَلٰوتَهُ، وَأَمَرَ بِالشُّكْرِ لَهُ وَلِلْوالِدَيْنِ، فَمَنْ لَمْ يَشْكُرْ والِدَيْهِ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ، وَأَمَرَ بِاتِّقاءِ اللّٰهِ وَصِلَةِ الرَّحِمِ فَمَنْ لَمْ يَصِلْ رَحِمَهُ لَمْ يَتَّقِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ. (عيون اخبار الرضا(ع) ج ١ ص ٢٥٨)

۱۷۔ اگر پوچھا جائے کہ روزہ کا کیوں حکم دیا گیا ہے ؟ تو جواب دیا جائے گا تاکہ لوگ بھوک پیاس کی تکلیف کا احساس کر سکیں اور آخرت کی بھوک پیاس کو پہچان سکیں ، اور تاکہ روزہ دار میں خشوع پیدا ہو (خدا کے سامنے) ذلیل و مسکین ہو اور اجر کا مستحق ہو ، بھوک و پیاس پر صبر کر کے معرفت کے ساتھ اپنی جزا و ثواب کا مستحق ہو ، اسکے علاوہ شہوتوں پر کنٹرول کا بھی سبب ہے اور دنیا میں نصیحت عطا کرنے والا ہو ، اور لوگوں کو اپنی تکالیف پر عمل کرنے کا عادی بنانے والا ہو اور امورِ آخرت کیلئے رہبری کرنے والا ہو ، (اور یہ بھی وجہ ہے کہ) روزہ رکھنے والے فقیروں اور مسکینوں کی زحمت و پریشانی کا احساس کر سکیں تاکہ خداوند عالم نے انکے اوپر جو مالی حقوق واجب کئے ہیں انکو اپنے اموال سے نکال کر ان تک پہونچائیں .....

" بحار ، ج ۹۶ ، ص ۳۷۰ "

۱۸ نماز جماعت کو اس لئے رکھا گیا ہے تاکہ اخلاص ، توحید ، اسلام ، خدا کی عبادت ظاہر و آشکار طور سے ہو سکے ، کیونکہ اسلام و توحید کو علی الاعلان پیش کرنا مشرق و مغرب کے لوگوں پر خدا کی یکتائی کیلئے اتمام حجت کا سبب بنے ، اور تاکہ منافق اور اسلام کا استخفاف کرنے والے ظاہری طور سے جو اسلام کا اقرار کرتے ہیں اور اس کیلئے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں ان کو نیچا دکھا یا جا سکے اور لوگوں کا ایک دوسرے کیلئے مسلمان ہونے کی گواہی دینا ممکن و جائز ہو سکے ۔ اور اسی کے ساتھ ساتھ نیکی اور تقویٰ اور بہت سے گناہوں سے روکنے کا سبب و مددگار بنے ۔

" عیون اخبار الرضاؑ ، ج ۲ ، ص ۱۰۹) الحیاۃ ج ۱ ، ص ۲۳۳ "

۱۹۔ خداوند عالم نے (قرآن میں) تین چیزوں کو تین چیزوں سے ملا کر حکم دیا ہے ۔ ۱۔ نماز کا حکم زکات کے ساتھ دیا ہے لہٰذا جس نے نماز پڑھی مگر زکوٰۃ نہ دی تو اس کی نماز مقبول نہیں ہے ۲۔ اپنے شکر کا حکم والدین کے شکر کے ساتھ قرار دیا ۔ لہٰذا جس نے والدین کا شکر نہ ادا کیا اس نے خدا کا بھی شکر نہ ادا کیا ، ۳۔ تقویٰ کا حکم صلۂ رحم کے ساتھ دیا ۔ اس لئے جس نے صلۂ رحم نہ کیا اس نے تقویٰ الٰہی نہ اختیار کیا ۔

" عیون اخبار رضاؑ ، ج ۱ ، ص ۲۵۸ "

۲۰- لا تَدَعُوا الْعَمَلَ الصَّالِحَ وَالاِجْتِهادَ فِي الْعِبادَةِ اتِّكالاً عَلىٰ حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ(ص).

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳٤۷)

۲۱-اِيّاكُمْ وَالْحِرْصَ وَالْحَسَدَ فَإِنَّهُما اَهْلَكا الاُمَمَ السّالِفَةَ، وَاِيّاكُمْ وَالْبُخْلَ فَإِنَّها عاهَةٌ لا تَكُونُ فِي حُرٍّ وَلا مُؤْمِنٍ، اِنَّها خِلافُ الاِيمانِ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳٤٦)

۲۲-اَلصَّمْتُ بابٌ مِنْ اَبْوابِ الْحِكْمَةِ، اِنَّ الصَّمْتَ يُكْسِبُ الْمَحَبَّةَ، اِنَّهُ دَليلٌ عَلىٰ كُلِّ خَيْرٍ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۳۵)

۲۳-اِصْحَبْ... الصَّديقَ بِالتَّواضُعِ، وَالْعَدُوَّ بِالتَّحَرُّزِ، وَالْعامَّةَ بِالْبِشْرِ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۵۵)

۲٤-اِنَّ اللّهَ يبْغِضُ الْقيلَ وَالْقالَ وَاِضاعَةَ الْمالِ وَكَثْرَةَ السُّؤالِ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۳۵)

۲۵-لَيْسَ لِبَخيلٍ راحَةٌ، وَلا لِحَسُودٍ لَذَّةٌ وَلا لِمُلُوكٍ وَفاءٌ، وَلا لِكَذُوبٍ مُرُوَّةٌ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳٤۵)

۲۰۔ آل محمدؐ کی محبت پر اعتماد کر کے عمل صالح، اور عبادت میں سعی و کوشش کو نہ چھوڑو،

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۴۷)

۲۱۔ خبردار حرص و حسد سے بچو (کیونکہ) انہیں دونوں نے سابق امتوں کو ہلاک کیا ہے اور خبردار بخل نہ کرنا کیونکہ یہ ایسی بیماری ہے جو شریف اور مومن میں نہیں ہوتی یہ تو ایمان کے خلاف ہے۔

بحار، ج ۷۸، ص ۳۴۶،

۲۲۔ خاموشی حکمت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، خاموشی جلب محبت کرتی ہے اور یہ ہر خیر کی دلیل ہے۔

بحار، ج ۷۸، ص ۳۳۵،

۲۳۔ دوستوں سے انکساری کے ساتھ، دشمنوں سے ہوشیاری کے ساتھ، عام لوگوں سے کشادہ روئی سے ملو،

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۵۵،)

۲۴۔ خدا قیل و قال، ضیاع مال اور کثرت سوال کو دشمن رکھتا ہے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۳۵،

۲۵۔ بخیل کو راحت نہیں ہے، حاسد کو لذت نصیب نہیں ہے، بادشاہوں کو وفا نہیں ہے، جھوٹے کو مروت نہیں ہے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۴۵،

۲۶-عِلَّةُ الصَّلاةِ اَنَّها اِقْرارٌ بِالرُّبُوبِيَّةِ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَخَلْعُ الْأَنْدادِ، وَقِيامٌ بَيْنَ يَدَيِ الْجَبّارِ جَلَّ جَلالُهُ بِالذُّلِّ وَالْمَسْكَنَةِ وَالْخُضُوعِ وَالْاِعْتِرافِ، وَالطَّلَبُ لِلْاِقالَةِ مِنْ سالِفِ الذُّنُوبِ، وَوَضْعُ الْوَجْهِ عَلَى الْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرّاتٍ اِعْظاماً لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَاَنْ يَكُونَ ذاكِراً غَيْرَ ناسٍ وَلا بَطِرٍ، وَيَكُونَ خاشِعاً مُتَذَلِّلاً راغِباً طالِباً لِلزِّيادَةِ فِي الدِّينِ وَالدُّنْيا مَعَ ما فِيهِ مِنَ الْاِنْزِجارِ وَالْمُداوَمَةِ عَلىٰ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِاللَّيْلِ وَالنَّهارِ لِئَلّا يَنْسَى الْعَبْدُ سَيِّدَهُ وَمُدَبِّرَهُ وَخالِقَهُ فَيَبْطَرَ وَيَطْغىٰ وَيَكُونَ فِي ذِكْرِهِ لِرَبِّهِ وَقِيامِهِ بَيْنَ يَدَيْهِ زاجِراً لَهُ مِنَ الْمَعاصِي وَمانِعاً مِنْ اَنْواعِ الْفَسادِ. (بحارالانوار ج ۸۲ ص ۲۶۱)

۲۷-... وَالْبُخْلُ يُمَزِّقُ الْعِرْضَ، وَالْحُبُّ داعِي الْمَكارِهِ، وَأَجَلُّ الْخَلائِقِ وَاَكْرَمُها اصْطِناعُ الْمَعْرُوفِ، وَاِغاثَةُ الْمَلْهُوفِ، وَتَحْقِيقُ اَمَلِ الْآمِلِ.
(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۵۷)

۲۸-لا تُجالِسْ شارِبَ الْخَمْرِ وَلا تُسَلِّمْ عَلَيْهِ.
(بحارالانوار ج۶۶ ص ۴۹۱)

۲۹-حَرَّمَ اللّٰهُ الْخَمْرَ لِما فِيها مِنَ الْفَسادِ وَمِنْ تَغْيِيرِ عُقُولِ شارِبِيها وَحَمْلِها اِيّاهُمْ عَلىٰ اِنْكارِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالْفِرْيَةِ عَلَيْهِ وَعَلىٰ رُسُلِهِ وَسائِرِ ما يَكُونُ مِنْهُمْ مِنَ الْفَسادِ وَالْقَتْلِ وَالْقَذْفِ وَالزِّنا وَقِلَّةِ الْاِحْتِجازِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْمَحارِمِ فَبِذٰلِكَ قَضَيْنا عَلىٰ كُلِّ مُسْكِرٍ مِنَ الْاَشْرِبَةِ اَنَّهُ حَرامٌ مُحَرَّمٌ لِاَنَّهُ يَأْتِي مِنْ عاقِبَتِها ما يَأْتِي مِنْ عاقِبَةِ الْخَمْرِ... (وسائل الشيعة ج ۱۷ ص ۲۶۲)

۲۶۔ نماز کا فلسفہ یہ ہے کہ نماز خدا کی ربوبیت کا اقرار، اور ہر قسم کے شریک کی نفی کرتا اور خدا کے سامنے ذلت و مسکنت، خضوع، اعتراف (گناہ) اور گذشتہ گناہوں کے توبہ و استغفار کیلئے کھڑا ہونے کا نام ہے، اور روزانہ خدا کی تعظیم کیلئے پانچ مرتبہ چہرے کا زمین پر رکھنے کا نام ہے نماز یاد خدا اور غفلت و سرکشی سے دوری، سبب خشوع و فروتنی اور دین و دنیا کی زیادتی کی طلب و رغبت پر آمادہ کرتی ہے، اس کے علاوہ انسان کو شب و روز ذکر خدا کی مداومت پر ابھارتی ہے تاکہ بندہ اپنے آقا و مدبر و خالق کو فراموش نہ کر سکے کیونکہ ان چیزوں کی فراموشی انسان کے اندر طغیان و سرکشی پیدا کر دیتی ہے، اور ذکر الٰہی اور خدا کے حضور میں قیام گناہوں سے روکنے والا اور انواع فساد سے مانع ہوتا ہے۔

" بحار، ج ۸۲، ص ۲۶۱ "

۲۷۔ بخل انسان کی آبروریزی کر دیتا ہے، اور " دنیا کی " محبت رنج و مکروہ کا سبب بنتی ہے سب سے اچھی اور شریف عادت نیکی کرنا، مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرنا، امیدوار کی امید کو پورا کرنا، (بحار، ج ۷۸، ص ۳۵۷)

۲۸۔ شرابخوار کے پاس نہ اٹھو بیٹھو نہ اس پر سلام کرو، (بحار، ج ۶۶، ص ۴۹۱)

۲۹۔ خداوند عالم نے شراب کو اسلئے حرام قرار دیا ہے کہ اس میں فساد ہے، اور شرابیوں کی مت ماری جاتی ہے، اور وہ شرابی کو خدا کے انکار پر آمادہ کرتی ہے، اور خدا و اسکے رسولوں پر اتہام لگانے پر آمادہ کرتی ہے۔ اور یہی شراب دوسرے گناہوں مثلاً فساد، قتل، شوہر دار عورت پر زنا کا الزام لگانے، زنا، محرمات کو ناچیز سمجھنے پر آمادہ کرتی ہے۔ اسی لئے ہم نے حکم دیدیا کہ ہر نشہ آور چیز حرام و محرم ہے، اسلئے کہ ان چیزوں کا بھی انجام وہی ہوتا ہے جو شراب کا ہوتا ہے۔

" وسائل الشیعہ، ج ۱۷، ص ۲۶۲ "

٣٠-سَبْعَةُ أشْياءٍ بِغَيْرِ سَبْعَةِ أشْياءٍ مِنَ ٱلإسْتِهْزاءِ: مَنِ اسْتَغْفَرَ بِلِسانِهِ وَلَمْ يَنْدَمْ بِقَلْبِهِ فَقَدِ اسْتَهْزَأ بِنَفْسِهِ. وَمَنْ سَألَ اللّهَ التَوْفيقَ وَلَمْ يَجْتَهِدْ فَقَدِ اسْتَهْزَأ بِنَفْسِهِ. وَمَنِ اسْتَحْزَمَ وَلَمْ يَحْذَرْ فَقَدِ اسْتَهْزَأ بِنَفْسِهِ. وَمَنْ سَألَ اللّهَ الْجَنَّةَ وَلَمْ يَصْبِرْ عَلَى الشَّدائِدِ فَقَدِ اسْتَهْزَأ بِنَفْسِهِ. وَمَنْ تَعَوَّذَ بِاللّهِ مِنَ النّارِ وَلَمْ يَتْرُكْ شَهَواتِ الدُّنْيا فَقَدِ اسْتَهْزَأ بِنَفْسِهِ. وَمَنْ ذَكَرَ اللّهَ وَلَمْ يَسْتَبِقْ إلى لِقائِهِ فَقَدِ اسْتَهْزَأ بِنَفْسِهِ.

(بحارالانوار ج٧٨ ص ٣٥٦)

٣١-صِلْ رَحِمَكَ وَلَوْبِشَرْبَةٍ مِنْ ماءٍ، وَأفْضَلُ ما تُوصَلُ بِهِ الرَّحِم كَفُّ ٱلأذىٰ عَنْها. (بحارالانوار ج٧٨ ص٣٣٨)

٣٢-تَصَدَّقْ بِالشَّيْءِ وَإنْ قَلَّ، فَإنَّ كُلَّ شَيْءٍ يُرادُ بِهِ اللّهُ، وَإنْ قَلَّ بَعْدَ أنْ تَصْدُقَ النِّيَّةُ فيهِ عَظيمٌ... (وسائل الشيعة ج ١ ص٨٧)

٣٣-مَنْ لَقِيَ فَقيراً مُسْلِماً فَسَلَّمَ عَلَيْهِ خِلافَ سَلامِهِ عَلى الْغَنِيِّ لَقِيَ اللّهَ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبانٌ. (وسائل الشيعة ج٨ ص ٤٤٢)

٣٤-تَزاوَرُوا تَحابُّوا....

(بحارالانوار ج٧٨ ص٣٤٧)

٣٥ اَلتّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لاذَنْبَ لَهُ.

(بحارالانوار ج٦ ص ٢١)

٣٦-مِنْ أخْلاقِ ٱلأنْبِياءِ التَّنَظُّفُ.

(بحارالانوار ج.٧٨ ص ٣٣٥)

۳۰۔ سات چیزیں، سات چیزوں کے بغیر (ایک قسم کا) مذاق ہیں، ۱۔ جو شخص زبان سے استغفار کرے مگر دل سے نادم نہ ہو تو اس نے اپنی ذات سے مذاق کیا، ۲۔ جو خدا سے توفیق کا سوال تو کرے مگر اسکے لئے کوشش نہ کرے تو اسنے اپنے آپ سے مذاق کیا ۳۔ جو دوراندیشی کی طلب رکھے مگر اس کی رعایت نہ کرے تو اپنے ساتھ مسخرہ پن کیا، ۴۔ جو خدا سے جنت کا سوال کرے مگر شدائد پر صبر نہ کرے اسنے اپنے ساتھ مذاق کیا، ۵۔ جو خدا کی پناہ مانگے جہنم سے مگر خواہشات دنیا کو نہ چھوڑے اس نے اپنے ساتھ مسخرہ بازی کی، ۶۔ جو شخص خدا کو یاد کرے لیکن اس کی ملاقات کیلئے سبقت نہ کرے اس نے اپنے ساتھ مذاق کیا،، ""نوٹ: اس میں ساتویں بات چھوٹ گئی ہے مترجم"" ""بحار، ج ۷۸، ص ۳۵۶""

۳۱۔ صلۂ رحم کرو چاہے ایک گھونٹ پانی سے، اور سب سے افضل صلۂ رحم (رشتہ داروں سے) اذیت دور کرنا ہے۔ ""بحار ج ۷۸، ص ۳۳۸""

۳۲۔ صدقہ دو چاہے تھوڑی سی چیز سے، اسلئے کہ خدا کیلئے تھوڑی سی چیز بھی اگر صدق نیت سے ہو تو عظیم ہے۔ ""وسائل الشیعہ، ج ۱، ص ۸۷""

۳۳۔ جو کسی مسلمان فقیر سے ملاقات پر اس کو اسکے برخلاف سلام کرے جسطرح مالدار پر سلام کرتا ہے تو قیامت کے دن خدا سے اس عالم میں ملاقات کرے گا کہ خدا اس سے ناراض ہوگا۔

""وسائل الشیعہ، ج ۸، ص ۴۴۲""

۳۴۔ ایک دوسرے کی زیارت کرو تاکہ آپس میں محبت بڑھے۔ ""بحار، ج ۷۸، ص ۳۴۷""

۳۵۔ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے کوئی گناہ ہی نہیں کیا۔

""بحار، ج ۶، ص ۲۱""

۳۶۔ نظافت و پاکیزگی انبیاء کے اخلاق میں سے ہے۔ ""بحار، ج ۷۸، ص ۳۳۵""

٣٧-اَفْضَلُ الْمٰالِ مٰاوُقِيَ بِهِ الْعِرْضُ.

(بحارالانوار ج٧٨ ص ٣٥٢)

٣٨-عَلَيْكُمْ بِسِلاٰحِ الْأَنْبِيٰاءِ «فَقِيلَ: وَمٰا سِلاٰحُ الْأَنْبِيٰاءِ؟» قٰالَ: الدُّعٰاءُ.

(اصول الكافى ج ٢ ص ٤٦٨)

٣٩-وَاعْلَمْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اَنَّ اللّٰهَ تَبٰارَكَ وَتَعٰالىٰ نَهىٰ عَنْ جَمِيعِ الْقِمٰارِ وَاَمَرَ الْعِبٰادَ بِالْاِجْتِنٰابِ مِنْهٰا وَسَمّٰاهٰا رِجْساً فَقٰالَ «رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰانِ فَاجْتَنِبُوهُ» مِثْلُ اللَّعِبِ بِالشَّطْرَنْجِ وَالنَّرْدِ وَغَيْرِهِمٰا مِنَ الْقِمٰارِ وَالنَّرْدُ اَشَرُّ مِنَ الشَّطْرَنْجِ.

(مستدرك الوسائل ج ٢ ص ٤٣٦)

٤٠-أَفْضَلُ الْعَقْلِ مَعْرِفَةُ الْإِنْسٰانِ نَفْسَهُ

(بحارالانوار ج ٧٨ ص ٣٥٢)

۳۷۔ سب سے افضل مال وہ ہے جس سے آبرو بچائی جا سکے۔

"بحار، ج ۷۸، ص ۳۵۲"

۳۸۔ تم لوگوں کیلئے سلاح انبیاء بہت ضروری ہے پوچھا گیا: انبیاء کا سلاح (ہتھیار) کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: دعا!

"اصول کافی ج ۲، ص ۴۶۸"

۳۹۔ خدا تم پر رحمت نازل کرے یہ جان لو کہ خدا نے ہر قسم کے جوے بازی سے ممانعت کی ہے، اور بندوں کو اس سے اجتناب کا حکم دیا ہے۔ اور اسکو (قرآن میں) رجس کہا ہے اور فرمایا ہے: یہ سب ناپاک "برے" شیطانی کام ہیں ان سے بچو۔ جیسے نرد و شطرنج بازی اور ان کے علاوہ دیگر جوئے کے اقسام نرد شطرنج سے بھی زیادہ برے ہیں۔

"مستدرک الوسائل، ج ۲ ص ۴۳۶"

۴۰۔ افضل ترین عقل خود انسان کیلئے اپنے نفس کی معرفت ہے۔

بحار، ج ۷۸، ص ۳۵۲